محمد طاہر عبدالرزاق

ہم کہاں کھڑے ہیں

مورخ کا قلم تاریخ لکھ رہا ہے.........

بوڑھا آسمان اپنی تجربہ کار آنکھوں سے ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا ہے.........

زمین گوش برآواز ہے.........

فرشتے جنت کے دریچوں سے....... گواہی دینے کے لئے...... یہ سارے مناظر اپنے ذہن کی لائبریری میں محفوظ کر رہے ہیں.........

دنیا کے میدان میں دو گروہوں میں ایک تاریخی معرکہ لڑا جا رہا ہے.........

ایک گروہ سانپ سے زیادہ زہریلی زبانیں نکالے...... منہ سے کفر کے شعلے اگلتا...... ہذیان بکتا..... تاج و تختِ ختمِ نبوت پر حملہ آور ہے.........

یہ قادیانیوں کا گروہ ہے.........

یہ لومرزا قادیانی کے امتی ہیں.........

دوسرا گروہ اپنی جانیں ہتھیلی پہ رکھے..... ان کا راستہ روکے کھڑا ہے.......

ان سے پنجہ آزمائی کر رہا ہے......... ان سے برسرِ پیکار ہے.........

ان سے گتھم گتھا ہے.........

یہ گروہ جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جانثاروں کا گروہ ہے.........

یہ لوگ رسولِ رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں.........

لیکن دنیا کے میدان میں لڑے جانے والے اس معرکہ کو دیکھنے والے کروڑوں تماشائی بھی ہیں.........

یہ تماشائی کون ہیں؟

یہ کس کے امتی ہیں؟

یہ کس کا کلمہ پڑھتے ہیں؟ .... کل قیامت کے دن یہ لوگ کس کے ساتھ اٹھائے جائیں گے؟

کل یہ کس سے شفاعت کا سوال کریں گے؟......... کل یہ کس سے جامِ کوثر مانگیں گے؟

کل یہ لوگ جب رسول اللہ ﷺ سے جام کوثر مانگیں گے.........

شفاعت کا سوال کریں گے......... تو.........

اگر وہاں پر ساقی کوثر، شافع محشر ﷺ نے ان سے کہہ دیا........ کل جب دنیا میں میرے تاج وتخت ختم نبوت پر حملہ ہوا تھا......... تو تم فقط تماشائی تھے.........

اگر تمہارے ساتھ میرا تعلق ہوتا......... تو تم میرے جانثاروں کے ساتھ ہوتے......... میرے تاج وتخت ختم نبوت کی حفاظت کرتے......... لیکن تم تو صرف تماشائی تھے.........

جاؤ......... اب جا کے جہنم میں......... تماشا......... بن جاؤ.........

ہائے لوگو! اس وقت کیا حال ہوگا......... اس وقت کتنی قیامتیں ٹوٹ پڑیں گی.........

اس وقت کتنے آسمان سروں پہ گریں گے......... لوگو آؤ! جلدی سے خود کو پرکھیں.........

کہیں میں تماشائی تو نہیں؟ .... کہیں آپ تماشائی تو نہیں؟

لوگو! موت خاموش قدموں کے ساتھ....... ہاتھوں میں تلوار لئے......... برق رفتاری سے ہماری جانب لپکی آ رہی ہے......... اور وہ عنقریب اپنی تلوار سے ہماری رگِ حیات کاٹ دے گی......... اور اگلے لمحے ہم جواب دینے کے لئے کٹہرے میں کھڑے ہوں گے.........

آؤ......... اس سے پہلے کہ موت ہماری حیات کو ذبح کر دے....... ہم قادیانیوں کے خلاف جہاد کر کے اپنا نام عاشقانِ رسول ﷺ کی فہرست میں درج کرالیں.........

خدا کرے اس فہرست میں آپ کا بھی نام درج ہو جائے.........

میرا نام بھی درج ہو جائے......... جلدی کیجئے......... بہت جلدی کیجئے.........!!!

مورخ کا قلم لکھ رہا ہے.........

فرشتے......... جنت کے دریچوں سے......... گواہی دینے کے لئے......... یہ سارے مناظر اپنے ذہن کی لائبریری میں محفوظ کر رہے ہیں.........!!!

موت کی بے آواز تلوار کی نوک زندگی کی شہ رگ کے بہت قریب پہنچ چکی ہے.........!!!